بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

روز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۲ شعبان ۱۳۹۱ھ/ یکم فتح ۱۳۵۰ش/ یکم دسمبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

77

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۰ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۹ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمد للہ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۳۰ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق گزشتہ دن کی رپورٹ یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی عارضہ قلب سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے اُن کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ نومبر کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ نومولود محترم مرزا محمد حسین صاحب چغتی مسیحؑ کا پوتا اور قریشی مختار محمود صاحب واقف زندگی کارکن تحریک جدید کا نواسہ ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام مرزا ظہیر احمد تجویز فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر دے ۔ اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(مرزا نصیر احمد مربی سلسلہ احمدیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ خدا کی راہ میں مرنے کو دنیوی زندگی سے مقدم نہ کرلے

ایسا کامل مومن اللہ تعالیٰ کی خاطر جان دینے میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے

"صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ میں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے اُنکی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویاں اور طالب رہیں اور اُسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں، ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اسکی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دُکھ درد اور مصیبت کو اُٹھانے کے لئے مُستعد رہتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وُہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اُس کی قُدرتوں اور تصرّفات پر وُہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وُہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۳، ۸۴)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۔ ۲۸ نومبر کو محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ النور صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی شادی کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ عزیزہ موصوفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی کی بیٹی اور حضرت پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں۔

بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ موصوفہ کا نکاح مکرم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم احمد صاحب ایم بی بی ایس ایف آر سی ایس ابن محترم مولوی عبدالباقی صاحب بھاگلپوری کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

۳ بجے سہ پہر تحریک جدید کے گیسٹ لان میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ ۔ کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید اور افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے تلاوتِ قرآنِ مجید سے کیا جسکے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اس تقریب کیلئے کہی گئی اپنی نظمیں پڑھ کر سُنائیں اور آخر میں مکرم محمد احمد صاحب انور نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے چند اشعار سُنائے جو آپ نے خاص اس تقریب کیلئے کہے تھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز ۲۹ نومبر کو محترم مولوی عبدالباقی صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی البشریٰ میں دوپہر کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر بزرگوں اور احباب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی ۔ ادارہ الفضل اس تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور بالخصوص محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اور محترم مولوی عبدالباقی صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے اور سلسلہ احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ یکم فتح ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا مومنوں کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ ماہ نبوت (نومبر) کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بیرونی جارحیت کی شکل میں رونما ہونے والے اُن نازک ترین حالات کا ذکر فرمایا جن میں سے آجکل ہمارا ملک گزر رہا ہے اور اس ضمن میں جملہ ہموطنوں کو بالعموم اور ان میں سے احباب جماعت کو بالخصوص اُن کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور وعدہ کے مطابق ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اس امر پہ یقین رکھیں کہ ہمارا خدا زبردست قدرتوں والا خدا ہے۔ وہ کبھی مومنوں کا ساتھ نہیں چھوڑتا ما بظاہر مادی سامانوں اور ذرائع کی خواہ کتنی ہی کمی نظر آئے۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ بالآخر مومن ہی کامیاب و کامران ہوں گے بشرطیکہ ہم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے بنیں۔
حضور ایدہ اللہ نے علی الخصوص جنگ احزاب میں مسلمانوں کے لئے پیدا ہونے والے انتہائی مہیب خطرہ کے وقت اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ آج ہمارے ملک کو بھی کچھ ایسے ہی حالات درپیش ہیں دشمن کو اپنی طاقت ساز و سامان اور مادی ذرائع پر گھمنڈ ہے لیکن ہمیں تعداد اور وسائل کی کمی کی کوئی پرواہ نہ ہوتے ہوئے اپنے قادر مطلق خدا پہ بھروسہ ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں اور دلیری اور بشاشت کے ساتھ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔
اس میں کیا شک ہے جس قوم کو اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا پر بھروسہ ہو اور جس کی تاریخ انتہائی مہیب خطرات میں خدائی تائید و نصرت اور معجزانہ کامیابیوں اور فتوحات کے ایمان افروز واقعات سے ہی عبارت ہو، حالات کی نامساعدت، سامانوں اور وسائل کی قلت نیز بیرونی جارحیت کی شکل میں رونما ہونے والے مہیب سے مہیب خطرہ کی شدت کب ہراساں یا پریشان کر سکتی ہے۔ وہ حالات کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اپنے وعدہ کے عین مطابق اس کا صادق الوعد اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت قادر و عزیز خدا آسمان سے اپنی مدد بھیجے گا اور حالات کو چشم زدن میں پلٹ کر رکھ دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان باللہ سے مالا مال ایک ایسی قوم انتہائی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود دلوں کو ہلا دینے والے خطرات اور نامساعد حالات کے شدید طوفانوں میں سے بھی خیر و خوبی کے ساتھ گزر جاتی ہے اور اس کے قدم برابر منزل مقصود کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی مدد آ پہنچتی ہے اور وہ اُسے فتحیاب کر دیتی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بار بار اپنی تائید و نصرت کا یقین دلایا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
(الروم آیت ۴۸)
یعنی مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ جب خدا تعالےٰ نے مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے تو پھر مومنوں کے لئے کسی قسم کے فکر، پریشانی اور مایوسی وغیرہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے تو پھر مومن بھی اپنے فرائض کمال مستعدی اور تندہی سے ادا کریں۔ اور وہ فرائض یہی ہیں کہ (۱) خطرہ کے وقت وہ انتہائی بہادری، شجاعت اور دلیری و پامردی کا مظاہرہ کریں (۲) اور پھر دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کی کوشش کریں چنانچہ قرآن مجید کی آیت وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرہ ۴۶) میں انہی دو فرائض کو کمال مستعدی اور جانکاہی کے ساتھ بجا لانے کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ اور یہی وہ دو فرائض تھے جن کی کماحقہ بجا آوری کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کرام کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازا اور سامانوں اور وسائل کی کمی اور ان کی قلت تعداد کے باوجود تعداد اور وسائل کے اعتبار سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کے زور کو توڑ کر انہیں کھلی کھلی اور شاندار فتح عطا فرمائی اور فتح بھی ایسی جو کامل غلبہ کی آئینہ دار تھی۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں مسلمانوں کو کامل فتح اور کامل غلبہ نصیب ہوا، تو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو یاد دلایا کہ تم اپنی پہلی کمزوری کی حالت کو دیکھو اور موجودہ غلبہ والی حالت کا اس سے موازنہ کرو، اور پھر غور کرو کہ ہم نے کس طرح اپنا وعدہ پورا کیا، ہماری مدد نازل ہوئی اور اس کے نتیجہ میں صورت حال یکسر بدل گئی، تم جو پہلے مغلوب تھے غالب ہو گئے اور تمہارے دشمن جو پہلے غالب نظر آتے تھے اب یکسر مغلوب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔
"وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۷)
یعنی اے مسلمانو! یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اُچک کر نہ لے جائیں، پھر باوجود اِسکے کہ اُس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔
آج بھارت کی طرف سے بیرونی جارحیت کی شکل میں ہمارے لئے جو خطرہ پیدا ہوا ہے وہ اگرچہ بہت مہیب ہے، دشمن کو اپنی تعداد، سامانوں، وسائل اور طاقت پر ناز ہے اور وہ مشرقی پاکستان کو اُچک کر لے جانا اور اس طرح پاکستان کے وجود کو کالعدم کر دینا چاہتا ہے۔ لیکن وہ ہمارے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کی غیر محدود طاقتوں اور قدرتوں سے بے خبر ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے کمال بے جگری اور پامردی و دلیری کیساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے چلے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور کامل فتح اور کامل غلبہ کے لئے دعائیں کرنے میں کوئی کمی نہ رہنے دیں، ہمارا وہ صادق الوعد خدا جس نے مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے آسمان سے فوج ملائک کو اُتار کر ضرور ہماری مدد فرمائے گا اور ہماری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ہمیں اپنی آنکھوں سے
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ (القمر آیت ۴۶)
کا نظارہ ایک دفعہ پھر دکھا دے گا۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (ابراہیم آیت ۲۰)

ایندھن کے کام آنیوالی شاخ

روزنامہ الجمعیۃ دہلی اپنی ۳ر نومبر ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں "ہندیونین سے علیحدگی" کے زیر عنوان رقمطراز ہے:۔
"مارکسٹ کمیونسٹ پارٹی کے مسٹر داس گپتا اعلان کر چکے ہیں کہ پارٹی ایک ریزولیوشن کے ذریعہ بنگال کا یہ حق منوائیگی کہ وہ انڈین یونین سے الگ ہو سکے۔ اسپر تبصرہ کرتے ہوئے مرکزی وزیر برائے مغربی بنگال نے کہا ہے کہ یہ تحریک وطن دشمن اور قوم دشمن ہے۔ بلاشبہ ہندوستان کے کسی حصہ کا انڈین یونین سے الگ ہو جانا قوم دشمنی پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے.... جو لوگ مغربی بنگال کو آزاد کرانا چاہتے ہیں انکو محسوس کرنا چاہیئے کہ جو شاخ درخت سے کاٹی جائیگی وہ صرف ایندھن ہی کے کام آسکتی ہے ع
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ"
(الجمعیۃ دہلی ۳ر نومبر ۱۹۷۱ء صـ۳)
جب مغربی بنگال کو انڈین یونین سے علیحدہ کرانے کا سوال ہو تو بھارت کے نزدیک یہ وطن دشمنی ہے اور ایسا کرنیوالے وطن کے دشمن ہیں اور ان کا قلع قمع ضروری ہے لیکن جب خود بھارت کی شہ پر مشرقی پاکستان کے بعض فریب خوردہ عناصر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا مطالبہ کر کے کھلی کھلی غداری کے مرتکب ہوں تو بھارت کے نزدیک پاکستان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان گنے چنے باغی عناصر کو انکی بغاوت کی سزا دیکر ملک کی سالمیت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دے۔ کھلی اور ننگی جارحیت کے ذریعہ پاکستان کی سالمیت کو تباہ کرنے کے خواب دیکھنے والے بھارت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ اپنی اس دوغلی روش سے خود اپنی سالمیت کو مٹا رہا ہے اور اسکی یہ نام نہاد سالمیت اب کسی صورت برقرار نہیں رہ سکتی۔
اُن معدودے چند مشرقی پاکستانیوں کی جو بھارت ایسے بگلہ بھگت کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ وہ شاخ جو درخت سے کاٹی جائے صرف ایندھن ہی کے کام آسکتی ہے۔ ع
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ
مشرقی پاکستان پاکستان کے شجرہ طیبہ کی ایک سرسبز اور ہری بھری شاخ ہے اور اس شجرہ طیبہ کے وجود کا ایک حصہ ہو کر ہی یہ سرسبز اور ہری بھری رہ سکتی ہے، اور انشاءاللہ یہ اس شجرہ طیبہ کا حصہ رہتے ہوئے خوب پھلے گی اور پھولیگی اور بار آور ہو گی اور فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح آیت ۳۰) کی مصداق ثابت ہو گی۔ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا، اس لئے کہ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّ ـــــ اسلامی نقطۂ نظر سے

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

گزشتہ ایام میں بستی دائرہ ضلع ملتان کے مکینوں نے یہ درخواست دی کہ ان کی بستی میں جنوں کا سایہ ہے ایک گھر میں لکڑیاں پڑتی ہیں برتن ٹوٹتے جاتے ہیں۔ چارپائیوں کو آگ لگا دی جاتی ہے۔ انبوہ کے انبوہ یہ منظر دیکھنے کے لئے آرہے ہیں۔ ساری بستی میں گھبراہٹ اور اضطراب کی فضا ہے متعدد عامل اس گھر میں آکر بھی جنوں کو نہیں نکال سکے۔ کالا بکرا بھی ذبح کر دیا گیا مگر ان جنوں کے شر سے نجات حاصل نہیں ہو سکی۔ اس پُراسرار کارروائی کی رپورٹ پاکستانی اخبارات میں بڑے اہتمام سے شائع ہوتی ہے۔ موقع پر پولیس اور سرکردہ اشخاص بھی پہنچ گئے بعض رپورٹروں نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا:۔

"بستی کے پڑھے لکھے لوگ اس تمام کارروائی کو شعبدہ بازی قرار دیتے ہیں ہمارے معاشرہ میں تعلیم یافتہ طبقہ میں سے بھی بعض افراد اس قسم کے جنوں کو صحیح تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں ـــــ کہ جن ایک ایسی مخلوق ہے کہ جو انتہائی پُراسرار ہے اور لوگوں کے پاس بالعموم رات کو آتے ہیں جب کہ انتہائی تاریکی ہوتی ہے اور یہ لوگوں کے سر پر چڑھ جاتے ہیں اور ہر قسم کے پھل اور تحفے لا کر دیتے ہیں اور جن وہ خطرناک مخلوق ہے کہ جب پیغمبر خدا حضرت سلیمان علیہ السلام قالین پر بیٹھتے تھے تو وہ چاروں گوشے چار جنوں کو پکڑوا دیتے اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو آسمان کی طرف اڑا کر لے جاتے اور اڑا کر آسمانوں کی سیر کراتے اسی طرح وہ سلیمانی لشکر کو آناً فاناً ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جن انسانی عقل پر اس قسم کا پردہ ڈالتے ہیں جس سے وہ حواس باختہ ہو جاتا ہے اور مریض بیہوش ہو کر طرح طرح کی حرکات کرتے ہیں۔ غرض جنوں سے متعلق لوگوں میں اس قسم کی مختلف باتیں مشہور ہیں۔

(۲)

لفظ جن عربی ہے اور جس مادہ میں ج اور ن کے الفاظ پائے جائیں اس کے معنی میں پردہ میں رہنے۔ سایہ۔ اندھیرا کرنا۔ چھپنے یا نظروں سے مخفی ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ چنانچہ عربی میں جنان دل کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ سینہ کے اندر چھپا ہوا ہوتا ہے جنین اس بچہ کو کہتے ہیں جو رحم مادر میں چھپا ہو۔ جِنّۃ دیوانگی اور اوڑھنی کو کہتے ہیں۔ جنت: باغ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے کیونکہ باغ کے اشجار زمین پر سایہ کرتے ہیں لفظ جانّ رات اور لباس کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور جانّ سانپ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ سوراخ میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ عربی محاورہ میں کہتے ہیں لا جن بھذا الامر اس معاملہ میں کوئی امر مخفی نہیں ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ چھبیس مقامات پر استعمال ہوا ہے اور قرآن کریم میں ایک سورت کا نام بھی سورۃ جن ہے جو اس مسئلہ پر کافی اور وافی روشنی ڈالتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف کے سفر سے واپس آرہے تھے تو راستہ آپ نخلہ کے مقام پر گذارے۔ آپ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے کہ تجار کا ایک گروہ جو سات افراد پر مشتمل تھا اور جو نصیبین (عراق) سے آیا اُس کو قرآن کریم کی تلاوت بھی سننے کا موقعہ ہوا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت سے اتنا متاثر ہوا کہ جب یہ لوگ اپنی سرزمین میں واپس گئے تو انہوں نے قرآن کے متعلق جاکر اپنا تاثر بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تاثر اور واقعہ کی اطلاع خدا تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ بتلا دی۔ چنانچہ سورۃ الجن کی ابتداء ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۔ یَّهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۔ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۔

اے رسول تو کہہ دے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو انہوں نے کہا ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ وہ بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور یہ کہ ہمارے رب کی عظمت بہت بلند ہے اور نہ کبھی اس نے بیوی بنائی ہے اور نہ بیٹا بنایا ہے

اب ان آیات سے واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور وحی کے یہ بتلایا گیا کہ یہ جنوں کا گروہ تھا جو قرآن کریم سن کر اتنا متاثر ہوا کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم کے سامنے واپس جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کی علمی اور اخلاقی خصوصیت و فضیلت کا ذکر کیا اس سورت الجن میں جنوں کو نوع انسانی میں ہی شمار کیا گیا ہے فرمایا:۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۔

انسانوں میں سے کچھ مرد جنوں میں سے کچھ مردوں کی پناہ پکڑتے تھے سو انہوں نے ان کو جہالت میں زیادہ کر دیا۔

اس آیت میں صاف ذکر ہے کہ یہ انسانوں سے ہی تھے اور عام لوگوں کا اکابرین اور ذی اثر اشخاص کی پناہ میں آنا معمولی بات ہے

(۳)

قرآن کریم کے جن مقامات پر جن اور انس کے الفاظ اکٹھے آئے ہیں وہاں بنی نوع کو دو طبقوں میں ظاہر کیا گیا ہے (۱) عوام الناس (۲) امراء اور خواص کا طبقہ خدا نے ان ہر دو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون بڑے بڑے لوگوں اور عوام کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ تقسیم نوعِ انسانی سورۃ الناس میں بھی مذکور ہے جہاں فرمایا:۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

خواہ وہ فتنہ پرداز مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہو اور خواہ عام انسانوں میں سے ہو۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے اعجاز ہونے کی تحدی کا مخاطب جن وانس کو ایک ہی جگہ کیا ہے اور سورۃ الرحمٰن میں بار بار فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ میں یہی مضمون دہرایا گیا ہے کہ امراء اور عوام دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کریں گے اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی تعیین لفظ جن وانس میں کی گئی ہے

سورۃ رحمٰن کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ جن کا لفظ ان اقوام کیلئے استعمال ہوا ہے جو یورپ کے علاقوں میں رہتے ہیں اور جنہوں نے آگ اور بارود سے ایجادات تیار کر کے دنیا کے امن کو یکسر تباہ کر کے رکھ دیا ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ایسے نبی تھے جن کو بادشاہت سے بھی وافر حصہ دیا گیا تھا اور ان کی سلطنت وسیع و عریض تھی اور بڑی ہی دولتمند ان کو بحری اور بری نفوذ بھی حاصل تھا آپ کی حکومت میں تعمیرات کا کام بڑا وسیع تھا۔ خوبصورت محلات کی تعمیر کے لئے آپ نے اپنی حکومت کے قریبی علاقہ والی حکومتوں سے انجینئر اور کاریگر منگوائے تورات میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ یہ لوگ چونکہ غیر ملکی تھے اور بڑے ذہین انکی شکلیں رنگ اور جسمانی ساخت دوسرے لوگوں سے مختلف تھی اسلئے قرآن نے ان کے لئے بھی لفظ جن استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ـــــ اور ہم نے ان جنوں کو ایک جماعت بھی عطا کی تھی جو اس کے رب کے حکم سے اس کے تابع فرمان عمل کرتی تھی پھر فرمایا: وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ سلیمان علیہ السلام کے حکم کو پورا کرنے کے لئے جنوں اور انسانوں میں سے لشکر جمع کئے گئے۔

اس بات پر کہ جن اور انسان ایک ہی گروہ کا نام ہے قرآن کریم نے ایک دلیل پیش کی کہ قیامت کے دن جن وانس سے کہا جائیگا کہ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ (انعام) یعنی اے جن وانس کے گروہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے جو تم میں سے ہی تھے۔ سورہ بنی اسرائیل میں بھی لفظ جن یوں استعمال ہوا ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (آیت ۸۹) ـــــ تو ان کو کہہ کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

اس آیت میں بھی لفظ جن ان اکابرین اور خواص کے لئے استعمال ہوا ہے جو عوام سے ملنے کے لئے بہت کم باہر آتے ہیں اور ان کے مکانوں کے باہر خونخوار کتے دربان اور چوکیدار ہوتے ہیں۔ یہ لفظ متکبر اقوام اور امراء کے لئے استعمال ہوتا ہے جن کی رہائش بڑے بڑے محلات اور کوٹھیوں میں ہوتی ہے اور عوام ان کو آسانی سے نہیں مل سکتے بلکہ ان کی رسائی ناممکن ہوتی ہے اور قرآن کریم میں یہ لفظ بطور استعارہ کے استعمال ہوا ہے۔

78
Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

(مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے۔ نائب ناظر بیت المال)

ایک دنیا جانتی ہے کہ جو مالی جہاد جماعت احمدیہ نے گذشتہ پون صدی سے اسلام کی برتری اور احیائے دین کے لئے کیا ہے اور کر رہی ہے اور پھر جس تسلسل اور استقلال اور استقامت کی رُوح کے ساتھ اس نے یہ جہاد سرانجام دیا ہے اور سرانجام دے رہی ہے وہ سوائے مشیّت اور تائید ایزدی کے نہ ممکن تھا اور نہ ممکن ہو سکتا ہے۔ صرف یہی ایک پہلو اہلِ بصیرت کے لئے کافی ہے کہ وہ جماعت جو اجتماعی نقطۂ نظر سے غرباء کی جماعت ہے اسلام کے غلبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی اشاعت کے لئے جس بے غرضی۔ خلوص اور انہماک اور پھر جس صدق و صفا کے جذبے کے ساتھ مالی قربانی کی خدمات بجا لا رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اعانت کے سوا ممکن ہی نہیں۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ حضور علیہ السلام نے آج سے تقریباً ۶۸ سال قبل ۱۹۰۳ء میں نہایت واضح اور نہایت رُوح پرور الفاظ میں فرمایا تھا۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں۔ بلکہ مالوں کے بشرطِ استطاعت خرچ کرنے کا ہے"

(الحکم مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۳ء)

حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے دو حقیقتیں واضح ہوتی ہیں۔

اوّل۔ تو یہ کہ موجودہ زمانہ مال سے محبت کرنے والوں کا زمانہ ہے یعنی اس زمانے میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے جو اپنے مال سے بے حد محبت کرتے ہیں اور ہمیشہ اس میں اضافے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں

دوم آج کے زمانے میں حقیقی نیکی یہ ہے کہ اپنے مالوں کو "بشرطِ استطاعت" اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

پہلی حقیقت کی ایک دنیا شاہد اور قائل ہے کیونکہ آج کے متحرک دور میں شاید ہی کوئی ایسا وجود ہو جو اپنی شب و روز کی زندگی میں اپنی جائداد یا مال میں وسعت اور دلکشی پیدا کرنے کی سکیمیں نہ سوچتا ہو۔ مشرق ہو یا مغرب ایک آگ ہے جو انسان کی طمع اور اس کی سرگرمیوں کو چاروں طرف دوڑائے پھر رہی ہے۔ بلکہ اس مجنونانہ دوڑ کے نتیجے میں جو مسائل آج انسان کو درپیش ہیں ان کا وجود ہی نہ ہوتا۔ اگر تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ پر عمل کیا جاتا۔ اگر امیر۔ غریب کو اپنے دسترخوان پر مدعو کرتا اس پر شفقت اور اس کے بچوں سے محبت کر کے انفرادی اور اجتماعی طور پر انہیں باعزت روزی کے قابل بناتا تو کمیونزم کی پیدائش ہی ممکن نہ تھی اور کمیونزم کے نتیجے میں جو فسادات۔ لڑائیاں اور تنازعات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی ظاہر نہ ہوتے۔

دوسری حقیقت اس دکھ کا مداوا ہے جو قرآن مبارک کے ارشاد کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوا اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ حقیقی نیکی کی جنت پیدا کی جائے اور اپنے کے اُخروی راحت اور خوشنودی کا سامان پیدا کیا جائے تو ضروری ہے کہ تم وہ اشیاء اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ آج کے انسان میں مال و دولت سے محبت ایک بنیادی خصوصیت ہے پس یہ لازم ہوا کہ مال و دولت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور پھر اس حد تک خرچ کرنا کہ جہاں تک امکان ہو۔ یا استطاعت ہو موجودہ زمانے کی سب سے بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احیائے کلمۂ توحید اور غلبۂ اسلام کیلئے کھڑی ہوئی ہے مسلسل مالی قربانی کی توفیق پا کر اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے میں کوشاں ہے جو قرآنی آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں فرمایا گیا تھا۔ آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کے نام لیوا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے یہ بیّن ثبوت ہے اس امر کا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں دی تھیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حرف بحرف پوری ہوں گی اور دنیا پھر ایک دفعہ بلکہ دائمی طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو گی کہ یہی اس کی راہ نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات حاصل کرنے کا موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جو شخص بخل کرتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ اس کے بخل کے نتائج اس کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مال سے بعض دفعہ برکت چھین لیتا ہے۔۔۔۔۔ جو لوگ بشاشت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالتا ہے۔۔۔۔۔۔ ہمارا خزانہ تو خالی ہو گیا۔ مگر اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ وہ پانچ سو دے گا تو پانچ لاکھ دے گا بھی۔"

ہماری جماعت کے تمام مخلصین (مردوں اور عورتوں) کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات اور برکتوں کے حصول کے لئے اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں کے بدلہ میں ہمارے اموال میں زیادہ سے زیادہ برکت نازل فرمائے اور فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

انتخابات و تقرر عہدیداران خدام الاحمدیہ

جن مجالس کے انتخابات قائد نہیں ہوئے وہ فوری طور پر انتخاب قائد کروا کر مرکز میں بھجوائیں۔ فارم انتخاب قائد/مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ انتخاب قائد مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔

جن مجالس کے انتخاب قائد ہو چکے ہیں اور مرکز سے منظوری جا چکی ہے۔ وہ مجالس اپنی عاملہ کا تقرر کر کے اور شہری مجالس انتخاب زعیم کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔ تا شروع سال سے ہی باقاعدگی سے کام ہو سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اضلاع اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری گذارش

امسال مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سال ۱۹۷۰-۷۱ء کے بجٹ ۱۰۰ فیصد مجالس کی طرف سے تشخیص ہو کر مرکز آنے چاہئیں۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے میں قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سے درخواست کروں گا کہ وہ جائزہ لیں اور اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوائے تو فوری پر بجٹ مرکز کو ارسال فرما دیں۔ بجٹ تشخیص کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ تمام خدام کو بجٹ میں شامل کیا جائے اور ان کی آمدنیاں صحیح درج کی جائیں امید ہے قائدین اس سلسلہ میں بھرپور تعاون فرمائیں گے۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

گمشدہ عینک ایک عدد نظر کی عینک محلہ دار الصدر سے گول بازار جاتے ہوئے راستے میں کہیں گر پڑی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو وہ براہ مہربانی دفتر افسر تعمیر میں مولوی جمیل صاحب کے پاس پہنچا دیں۔ عین نوازش ہو گی۔ (دانیس احمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والوں کی تازہ فہرست

یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کرنے والے احباب اور خواتین کو یہ فکر ہے کہ ان کے وعدے جلد سو فی صد پورے ہو جائیں اور براعظم افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمت انسانیت اور غلبۂ اسلام کے لئے جو وسیع پیمانہ پر کام شروع ہو چکا ہے اسے مزید وسعت دی جا سکے۔ سو فی صد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے اموال میں بہت برکت دے۔ اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر مالی جہاد میں حصہ لینے کی سعادت عطا فرمائے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان سب کے لئے دعا فرمائی۔ اور جزاہم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام	وعدہ	وصولی	
	صف اوّل			
۳۱	ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری۔ ناظم آباد کراچی	۵٫۰۰۰	۵٫۴۰۰	روپے
۳۲	بریگیڈیر اعجاز احمد صاحب لانڈھی ڈیر کراچی	۵٫۰۰۰	۵٫۰۰۰	״
	صف دوم			
۲۶	مولوی نواب دین صاحب قادیانی۔ ہاؤسنگ سوسائٹی "	۲٫۰۰۰	۲٫۰۰۰	״
۲۷	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاشمی مرحوم سولجر بازار "	۲٫۰۰۰	۲٫۰۲۰	״
	صف سوم			
۴۰۰	مکرم محمد شفیع صاحب ہاشمی۔ سعود آباد کراچی	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۱	صوفی غلام محمد صاحب عاصم چک 27/A کا چیلو ضلع تھرپارکر	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۲	ملک بشیر علی صاحب اولڈ سٹوڈنٹ قادیان کنجاہی حال دارالرحمت غربی۔ ربوہ	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۳	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی۔ دارالرحمت غربی نسکری ایریا ربوہ (حال مبلغ فجی)	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۴	ملک عبدالمغنی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن شرقی۔ راولپنڈی	۶۰۰	۶۰۰	״
۴۰۵	چوہدری سردار خان صاحب رحمان پورہ کرم آباد لاہور	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۶	چوہدری محمد یعقوب صاحب ایس ڈی او ملکانی ضلع رحیم یار خان	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۷	مرزا رفیق احمد صاحب اوورسیر۔ بہاولپور	۵۵۵	۵۵۵	״
۴۰۸	مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۰۹	محترمہ زینت النساء صاحبہ بیگم مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبل پور	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۰	ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ منجانب والدہ صاحبہ سرگودہا	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۱	حنیفہ اشرف صاحبہ منجانب بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۲	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے ٹی آئی کالج ربوہ	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۳	میاں چراغ دین صاحب دارالبرکات ربوہ	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۴	چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ سٹیشن ماسٹر سانگلہ ہل	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۵	محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عبداللطیف صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۶	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایم ایس سی گنج مغلپورہ لاہور	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۷	چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے۔ ڈائریکٹر آڈٹ ملتان ریجن حال سرگودھا	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۸	محترمہ جمیلہ قربان صاحبہ اہلیہ سید قربان شاہ صاحب ڈی ایس پی سبی۔ کوئٹہ	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۱۹	مکرم ملک طاہر احمد صاحب تربیلا۔ ہزارہ	۵۰۰	۵۰۰	روپے
۴۲۰	چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن سروس سٹیشن بہاولپور	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۲۱	چوہدری حمید اللہ صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۲۲	چوہدری نذیر احمد صاحب ایکس ای این انہار (بہاولپور) حال بہاولنگر	۶۰۰	۶۰۰	״
۴۲۳	میر مبارک احمد صاحب تالپور ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۲۴	افتخار احمد صاحب سہروردی "	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۲۵	محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالماجد صاحب "	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۲۶	ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف عون محمد علی سوسائٹی "	۵۰۰	۵۰۰	״
۴۲۷	" " منجانب شیخ منظور علی صاحب مرحوم "	۵۰۰	۵۰۰	״

نوٹ: مکرم مرزا فتح دین صاحب چیف انسپکٹر بیت المال مع اہلیہ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ الفضل مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۱ء کی فہرست میں ۳۹۳ نمبر اس طرح پڑھا جائے۔ ۵۵۰ ۵۰۰

اور ۳۹۷ نمبر پر صحیح نام اس طرح پڑھا جائے
مکرم چوہدری محمد عطاء ربی صاحب دامکے ضلع شیخوپورہ

ولادت

جماعت احمدیہ پسرور کے مخلص نوجوان محترم محمد اقبال صاحب بٹ آف چونڈہ رائس ملز پسرور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام راشد اقبال تجویز ہوا ہے

احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر صحت و تندرستی نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد طاہر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ہم زلف سید احمد علی صاحب سارجنٹ آر۔پی۔ ایف کا ہاتھ بندوق کا بیرل پھٹ جانے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گیا ہے۔ سخت تکلیف ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ کامل و عاجل صحت عطا فرماوے۔ (خواجہ محمد امین سیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرے بھائی عزیزم سید کلیم احمد شاہ۔ قائد خدام الاحمدیہ چک 6/11-ایل ضلع ساہیوال چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (سید اعجاز مبارک منیر)

۳۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف سیالکوٹ شہر پر ۳۱/۸/۷۱ کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ بایاں بازو، ٹانگ اور زبان متاثر ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سید اعجاز احمد شاہ۔ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ)

رائے ۵ ہوالشافی

دس سال ۱۹۳۰ء سے **بواسیر** خونی میں مبتلا تھا مکرم عبدالرؤف صاحب بی اے ایس ایل وکا ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ پورہ ہیراں سیالکوٹ شہر نے لکھا "آپ کی PILES CURE ... کھائی تو اب معلوم ہوا کہ مرض کبھی ہوا ہی نہ تھا مسّے اب بالکل غائب ہو چکے ہیں۔۔"

۱۰ روپے میں پائلز کیور کا چار سپول کا مکمل کورس ہر اچھے دوا فروش سے مل سکتا ہے۔ دوا پائلز کیور PILES CURE اور دواساز کیمور سٹو میڈیسن کمپنی کا نام یاد رکھیں ملتے جلتے نام اور پیکنگ کے ساتھ نقلی دوا بیچنے والوں سے بچیں نیز ان کا محاسبہ بھی کریں کیمور سٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور و کراچی
تقسیم کنندگان: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

زدجام عشق

مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ طاقت کی مشہور و معروف دوا
مکمل کورس ۔۔۔ ۲۰ روپے

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت میں بے مثال ہے ایک ماہ کورس گولی ۲۰ روپے تیار کردہ: **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ہندوستان کی جارحانہ کارروائیوں میں مزید اضافہ ہو گیا

ہماری فوج پوری مستعدی اور بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے

راولپنڈی ۲۹ نومبر۔ پاکستانی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا کہ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ہندوستان کی جارحانہ سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے ہماری فوج پوری مستعدی اور بہادری کے ساتھ ہر جگہ مقابلہ کر رہی ہے۔ صرف دو علاقوں میں ہی تین سے چار سو تک ہندوستانی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ سلہٹ کے علاقے میں دشمن نے اپنا دباؤ بہت بڑھا دیا ہے۔ اس جگہ تین طرف سے حملہ ہوا۔ ہماری فوج نے سختی کے ساتھ مقابلہ کیا تاہم دشمن ہماری سرحد کے اندر چھ سو گز تک داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ کومیلا اور چاٹگام کے مختلف علاقوں میں بھی ہندوستانی فوج نے حملہ کیا۔ ہفتہ کے روز یہاں پر دشمن نے جس سرحدی چوکی پر قبضہ کر لیا تھا اسے اب دشمن سے خالی کرا لیا گیا ہے تاہم وہ بڑی تعداد میں وہاں فوجی کارروائی کرنے میں مصروف ہے۔

جیسور کے علاقہ میں شکست کھانے کے بعد دشمن نے پھر سے مورچے سنبھال لئے ہیں یہاں پر سکھ بٹالین کی دو کمپنیاں دیکھی گئی ہیں اس علاقہ میں ایک جگہ دشمن ۵ میل کے پاکستانی علاقہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن ہندوستانی فوج کی تعداد اور اس کے شدید دباؤ کے پیش نظر یہ معمولی نقصان سمجھنا چاہیئے۔

ڈھاکہ سے اطلاع ملی ہے کہ آج جیسور شہر پر روسی ساخت کی توپوں کے ساتھ دشمن نے گولہ باری کی۔ ۹ گولے شہر کے وسط میں گرے جن سے ایک پاکستانی ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے ایک سوال کے جواب میں ہمارے فوجی ترجمان نے بتایا کہ جیسور شہر کو خطرہ ضرور ہے تاہم حالت زیادہ تشویشناک نہیں ہے۔

ہلی میں بھی دشمن نے گولہ باری کی تاکہ وہ ان ٹینکوں کو اٹھا کر لے جائے جو گزشتہ جنگ میں وہ پاکستانی اور ہندوستانی چوکیوں کے درمیانی علاقہ میں چھوڑ گیا تھا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوا ایک اور مقام پر دشمن دو سو سے [illegible] کیا رنگ پور کے علاقہ میں دشمن کی اندر گھسنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔

پاکستانی فوج دنیا کی بہترین فوج ہے

لندن ۲۹ نومبر۔ بی بی سی کے مبصر نے آج لندن کے مختلف اخبارات میں شائع ہونے والے یہ بیانات نشر کئے ہیں جن میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج جنگ میں زیادہ سے زیادہ ملوث ہو رہی ہے۔

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ گو ہندوستانی فوج اپنی کثرت تعداد اور اسلحہ کی فراوانی پر بھروسہ کر رہی ہے لیکن اس امر کا بالعموم اعتراف کیا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج دنیا کی بہترین فوج ہے اسے شکست دینا آسان نہیں ہے۔

ہندوستانی حملہ کے پیش نظر پاکستان بعض ضروری اقدامات کر رہا ہے

چین سے بھی مشورہ کیا جا رہا ہے

اسلام آباد ۲۹ نومبر۔ پاکستان کی حکومت کے ایک ترجمان نے آج یہاں بتایا ہے کہ وسیع پیمانے پر ہندوستان کے حملہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے چین سمیت تمام بڑی طاقتوں کو اس سے باخبر رکھا جا رہا ہے۔ انہیں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ شدید خطرے کے پیش نظر پاکستان کے لئے بعض اقدامات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے وسیع پیمانے پر سفارتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں باہم صلاح و مشورہ کر رہی ہیں۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ حکومت پاکستان موجودہ حالات کے متعلق چین کے ساتھ برابر رابطہ قائم کئے ہوئے ہے اور اس سے ضروری مشورے کئے جا رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں ترجمان نے کہا کہ اگر صورت حال زیادہ خراب ہو گئی تو ممکن ہے کہ پاکستان اس معاملہ کو سلامتی کونسل میں لے جائے۔

شادی کی ایک مبارک تقریب

احباب جماعت کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہو گی کہ انگلستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبول احمدیت کی تحریک دن بدن تیز ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ چند مہینوں میں متعدد مقامی انگریز اور افریقن بھائی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں ان میں سے ایک برمنگھم کے نوجوان انگریز دوست MR. NEVILLE WARD ہیں۔ یہ بہت نیک اور مخلص نوجوان ہیں۔ برمنگھم کے سکول میں بطور استاد کام کرتے ہیں یہ کافی عرصہ مطالعہ کرنے کے بعد حال ہی میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں ان کے ساتھ ان کی منسوبہ [illegible] نے بھی بیعت کر لی ہے بیعت کے بعد جب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی گئی تو حضور نے علی الترتیب ان کے نام ناصر وسیم اور ولیہ قدسیہ تجویز فرمائے ہیں۔

مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں محترم امام صاحب نے مکرم ناصر وسیم صاحب اور مکرمہ ولیہ قدسیہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا اور اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی اگلے روز محمود ہال مسجد فضل لندن میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ لندن مشن کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی انگریز احمدی نوجوان اور انگریز احمدی خاتون کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت کرے اور اپنے فضل سے سرزمین انگلستان میں اشاعت اسلام کے سامان جلد از جلد پیدا فرمائے آمین۔ (عطاء المجیب راشد قائم مقام امام مسجد فضل لندن)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
[illegible] بنک آف پاکستان
[illegible] بہاولنگر

محبوب امام کی آواز پر تحریک جدید کی قربانی میں معقول اضافہ

بعض مخلصین جماعت کے نیک نمونے

قبل ازیں ایک نوٹ کے ذریعہ عرض کیا گیا تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"آج سے تین سال قبل جب تحریک جدید کا چندہ پانچ لاکھ پچاس ہزار تھا میں نے جماعت کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ جہاں تک میرا خیال ہے جماعت پاکستان اس سے زیادہ چندہ دے سکتی ہے اور اسے زیادہ دینا چاہیئے اور میرے اندازہ کے مطابق یہ رقم سات لاکھ نوے ہزار روپے تک پہنچ جانی چاہیئے تھی"

(خطبہ ۲۹ ۱۰/۷۱)

حضور ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے سال نو میں مجموعی طور پر ۳۳ فی صد اضافہ کی ضرورت ہے اس حقیقت حال سے آگاہی حاصل کر کے کئی مخلصین نے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے خود بھی اپنے سابقہ وعدہ بقدر دو ہزار روپیہ کو تین ہزار روپے تک بڑھا کر ایک قابل تقلید مثال قائم فرمائی ہے اسی طرح کئی اور دوستوں کے وعدے ملے ہیں جن کی مثالیں بغرض دعا شائع کروائی گئی ہیں اس کے بعد جماعت احمدیہ کوئٹہ کی فہرست وعدہ جات میں دو مثالیں نظر آئی ہیں جو بغرض دعا درج ذیل کی جاتی ہیں:-

	سابقہ وعدہ	نیا وعدہ
۱۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۴۰۰/-	۱۸۲۰/-
۲۔ " " محمد اقبال صاحب	۱۴۰۰/-	۱۸۲۰/-

مکرم محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان کے اس نیک نمونے کا ذکر آیا ہے تو ان کے دعا کی درخواست کرنی بھی ضروری ہے قارئین کرام انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)